Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 3, Issue 1 (Jan-June, 2020)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/8
URL: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/91/93
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v3i01.91

Title	Research and critical study of famous chains of *ibn Abbas* in *Hadith* relating to the interpretation of the *Quran*
Author (s):	Aziz Ahmad, Dr. Zia Ur Rehman
Received on:	29 June, 2019
Accepted on:	29 May, 2020
Published on:	25 June, 2020
Citation:	Aziz Ahmad and Dr. Zia Ur Rehman, "Construction: Research and critical study of famous chains of *ibn Abbas* in *Hadith* relating to the interpretation of the *Quran*," JICC: 3 no, 1 (2020): 191-200
Publisher:	Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

تفسیری روایات میں ابن عباس کے مشہور طرق کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ

Research and critical study of famous chains of *ibn Abbas* in *Hadith* relating to the interpretation of the *Quran*

عزیز احمد*
ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن**

Abstract

Ibn Abbas has many Hadiths in Tafseer. Most of these not sahih and authentic·There is a book of tafseer attributed to him from these hadith which is known as "Tanvir Ul miqbas min tafseer e Inb Abbas".It is Called "Tafsir Ibn Abbas".in addition to this Tabri and Al talabi have also mentioned many hadiths from Ibn Abbas. But it is not certain that all the hadiths belong to Ibn Abbas as Imam Shafi said: "There is nothing more than a hundred authentic hadiths from Ibn Abbas in the Tafseer." For this reason we need to recognize their becoming sahih, their weakness and their fabrication for separating some of the sahaih hadiths from these numerous hadiths. In this research article the chains of those hadiths are investigated and explained their credibility.

Key Words: Ibn Abbas, Chains of hadith, interpretation of Quran, Tafseer Ibn Abbas

---

*لیکچرر، شعبہ اسلامیات، مالاکنڈ یونیورسٹی، لوئر دیر، خیبر پختونخواہ۔
**لیکچرر، شعبہ اسلامیات، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، شرنگل، اپر دیر، خیبر پختونخواہ۔

ابن عباس سے تفسیر میں بہت ساری روایات مروی ہیں، ان کی تعداد کافی زیادہ ہیں، ان میں سے اکثر صحیح اور مستند نہیں، انہی منسوب روایات میں سے ان کی طرف ایک منسوب تفسیر بھی ہے جس کا نام "تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس" ہے جس کو تفسیر ابن عباس کہا جاتا ہے، یہ صاحب "القاموس المحیط" کی ان سے روایت خیال کیا جاتا ہے، یہ بڑی ضخیم کتاب ہے، لیکن ان ساری روایات ابن عباس سے مروی ہونا درست نہیں جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے: "لم یثبت عن ابن عباس فی التفسیر الا شبیه بمائة حدیث[1]"۔ ترجمہ: ابن عباس سے تفسیر میں سو کے قریب روایات کے علاوہ اور کچھ ثابت نہیں۔

اس وجہ سے ان چند صحیح رویات کو ان بے شمار روایات سے ممتاز کرنے کے لیے ان کے طرق کی صحت اور ضعف کو پہچاننا ضروری ہے، ان طرق کی تفصیل و تحقیق سے پہلے مقالے کے عنوان میں موجود اصطلاحات کی وضاحت پیشِ خدمت ہے۔

تفسیری روایات: تفسیری روایت سے مراد وہ روایات ہیں جو قرآن کی کسی آیت کریمہ کی توضیح و تفسیر میں منقول ہیں اور یہ روایات کتب تفسیر میں موجود ہیں۔

ابن عباس: ابن عباس سے مراد ترجمان القرآن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب ہیں جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے چچازاد بھائی بھی تھے، جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام شعب میں محصور تھے تو اس وقت ابن عباس پیدا ہوئے ،اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے وصال کے وقت ان کی عمر تیرہ سال تھی، اور چھیاسی ہجری کو طائف میں انتقال فرماگئے[2]۔

طرق: جمع ہے طریق کے، اس کا معنی راستہ ہے، اصطلاحی طور پر اسے مراد ابن عباس سے نقل ہو کر ہم تک پہنچنے میں راویوں کا وہ سلسلہ اسناد ہے جن کے ذریعے یہ روایات نقل ہوئی ہیں جیسا کہ ابن حجر لکھتے ہیں: "المراد بالطرق الاسانید"[3]. ترجمہ: "طرق سے مراد اسناد ہیں"۔

مشہور طرق اور ان کی تحقیق:

1۔ معاویۃ بن صالح عن علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس:

ابن عباس کے اس طریق سے نقلی تفسیر کی تدوین کے قرن اول یعنی تیسری صدی ہجری کے مفرین نے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں، جیسا کہ امام طبری نے چار سو کے لگ بھگ روایات اس سند سے نقل کی ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "حدثنی معاویة بن صالح عن علی بن ابی طلحة عن ابن عباس فی قوله" {فاذا قرأ ناه} یقول بیناه {فا تبع قر آنه}[4] یقول اعمل به یقول: اعمل به"[5]- اور اسی طرح ابن ابی حاتم

نے اپنی تفسیر میں تقریباسات سو کی قریب روایات اسی طریق سے روایت کی ہے۔اور مشہور مفسر ابن منذر نے بھی پچاس کے قریب روایات اپنی تفسیر میں اس طریق کے ذریعے ابن عباس سے نقل کی ہے۔

تحقیق وتنقید: یہ طریق اگرچہ دوسرے طرق کی بنسبت زیادہ قوی ہے جیساکہ ڈاکٹر رمزی نعناعہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:"وهذه اجود الطريق عنه"[6] ترجمہ: یہ ابن عباس سے منقول سب سے عمدہ طرق ہے۔اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:"بمصر صحيفة فى التفسير رواها على بن ابى طلحة لو رحل رجل فيها الى مصر قاصدا ماكان كثيرا"[7]- ترجمہ:"مصر میں تفسیر کاایک نسخہ ہے جو کو علی بن ابی طلحۃ نے روایت کی ہے اگر کوئی آدمی اس نسخے کے لئے مصر کا سفر کرے تو یہ کوئی زیادتی نہیں"۔اوراسی طریق سے بخاری نے ابن عباس کی تعلیقات ذکر کی ہے لیکن پھر بھی اس طریق میں انقطاع ہے کیونکہ علی بن ابی طلحۃ کا ابن عباس سے روایت ثابت نہیں،جیساکہ صبحی صالح لکھتے ہیں:"اما طرقه الجيدة فى التفسير فهى اولا طريق على بن ابى طلحة الهاشمى وقد اعتمد البخارى هذه الطريق فيما يعلقه عن ابن عباس. وكانت نسخة التفسير المروية عن ابن عباس بهذه الطريق عند ابى صالح كاتب الليث بمصر يرويها عن على بن ابى طلحة معاوية بن صالح.......ويظهر ان على بن ابى طلحة لم يسمع هذه الصحيفة من ابن عباس مباشرة وانما سمعها من مجاهد او ابن جبير وكلاهما ثقة فكان ابن ابى طلحة اخذهاعن ابن عباس نفسه"[8]. ترجمہ:"تفسیر میں ابن عباس کے جید طرق میں سے پہلا علی بن ابی طلحہ ہاشمی کا طریق ہے جس پر بخاری نے ابن عباس کی تعلیقات میں اعتماد کیا،ابن عباس کے اس طریق سے مروی تفسیر کا نسخہ مصر میں ابوصالح کاتب لیث کے پاس تھا جس کو معاویۃ بن صالح نے علی ابن ابی طلحہ سے روایت کی ہے۔۔۔اور یہ بات ظاہر ہے کہ علی بن ابی طلحہ نے یہ صحیفہ براہ راست ابن عباس سے نہیں سنا ہے،البتہ انہوں نے یہ امام مجاہداور ابن جبیر سے سنا ہے جو کہ دونوں ثقہ ہے تو گویا کہ ابن طلحہ نے یہ ابن عباس سے خود سنی ہے"۔اور اتقان میں ہے:"اجمع الحفاظ على ان ابن ابى طلحة لم يسمعه من ابن عباس"[9]۔ترجمہ: حفاظِ حدیث اس بات پر متفق ہے کہ علی بن ابی طلحہ نے یہ تفسیر ابن عباس سے نہیں سنی ہے"۔اسی وجہ سے اس طریق کی ہر روایت قابل حجت نہیں ہے جیساکہ علامہ ذہبی علی بن ابی طلحہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:"اخذ تفسير ابن عباس عن مجاهد فلم يذكر مجاهدا بل ارسله عن ابن عباس....قال احمد بن حنبل:له اشياء منكرات وقال النسائى ليس به باس"[10]. ترجمہ:انہوں نے ابن عباس کی تفسیر مجاہد سے لی ہے اور مجاہد کا ذکر تک نہیں کیا ہے بلکہ اس کو ابن عباس سے مرسلا نقل کیا ہے۔۔۔۔۔احمد بن حنبل نے فرمایا: ان کی بہت ساری منکر روایات ہیں اور نسائی اس کے بارے میں "لیس بہ باس" کہا ہے۔

الغرض اگرچہ یہ طریق سب سے عمدہ ہے اسی طریق سے بڑے بڑے حفاظِ حدیث نے روایات لی ہیں لیکن پھر بھی یہ طریق منقطع بھی ہے اور منکرات سے خالی نہیں ہے۔

2۔ قیس بن مسلم عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس:

اس طریق سے ابن جریر طبری نے تقریباً 25 روایات نقل کی ہے، اور اسی طرح ابن ابی حاتم نے بھی اس طریق سے کئی روایات اپنی تفسیر میں نقل کی ہے جیسا کہ روایت کرتے ہیں: "عن قیس عن عطاء عن سعيد بن جبير عن ابن عباس فی هذه الاية كونوا ربانيين قال هم الفقهاء المعلمون"[11].

تحقیق وتنقید:

یہ روایت علی شرطِ الشیخین صحیح ہے، اسی وجہ سے حاکم نے اپنی مستدرک میں کئی احادیث اس طریق سے نقل کی ہے[12]۔ اور علامہ سیوطی نے اس کو ابن عباس کے جید طرق میں سے قرار دیا ہے[13]۔ اس وجہ سے یہ طریق کافی قوی ہے، لیکن ابو داود نے قیس بن مسلم کو مرجئہ میں سے قرارادیا ہے[14]۔ مگر یہ جرح اس کی تضعیف کے لیے ناکافی ہے کیونکہ سفیان ثوری اور شعبہ جیسے محدثین نے ان سے روایت لی ہیں اور امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے[15]۔ اس طریق میں موجود عطاء بن سائب پر بھی کلام ہے وہ اگرچہ ثقہ تھے لیکن آخری عمر میں مختلط ہو گئے تھے، اس وجہ سے یحیی قطان نے نے فرمایا: "حديثه ضعيف الا ماكان عن شعبة وسفيان يعنى الثورى"[16]۔ ترجمہ: "اس کی احادیث ضعیف ہیں سوائے ان کے جو شعبہ اور سفیان ثوری سے ہوں"۔ نسائی نے شعبہ اور ثوری کے ساتھ حماد بن زید کو بھی ملایا[17]، اگر عطاء سے روایت کرنے والا ان تین حضرات میں سے کوئی ہے تو طریق جید ہے ورنہ قابل غور ہو گا، ہمارے مذکورہ طریق میں راوی قیس بن مسلم ہے اس وجہ سے یہ روایت اس معیار کا نہیں ہو گا جو شعبہ، ثوری اور حماد بن زید سے مروی ہو۔ کیونکہ یہ روایت زمانۂ اختلاط کی ہو سکتی ہے۔

3۔ محمد بن اسحاق عن محمد بن ابی محمد مولی آل زید بن ثابت عن عکرمۃ او سعید بن جبیر عن ابن عباس:

طبری نے اس طریق سے سو کے قریب روایات لی ہیں، جیسا کہ اپنی تفسیر کے پہلے جزء میں ہی فرماتے ہیں: "عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابى محمد مولى زيد بن ثابتعن عكرم او عن سعيد بن جبير عن ابن عباس: ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الآخر وماهم بمؤمنين يعنى المنافقين من الاوس والخزرج ومن كان على امرهم"[18]. ترجمہ: محمد بن اسحاق نے محمد بن ابی محمد مولی زید بن ثابت سے، انہوں نے

عکرمہ یا ابن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباس سے "ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الآخر وماهم بمؤمنين "میں روایت کی ہے وہ منافقین ہیں اوس، خزرج اوران جیسے لوگوں کے۔

تحقیق وتنقید:

ڈاکٹر رمزی نعناعہ نے اس طریق کو حسن کہا ہے[19]۔ لیکن یہ طریق بھی متکلم فیہ ہے کیونکہ محمد بن اسحاق کے متفردات قابل قبول نہیں،اس وجہ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: "فالذی يظهر لی ان ابن اسحاق حسن الحديث صالح الحال صدوق وماانفرد به ففيه نكارة فان فی حفظه شيئا"[20]. ترجمہ: جو مجھے لگتا ہے کہ ابن اسحاق حدیث میں حسن ہے اور حالت کے اعتبار سے اچھا اور سچا ہے اور جن روایات میں وہ منفرد ہے ان میں نکارت ہے کیونکہ ان کا حافظہ کمزور تھا۔

اور اسی طرح ابن حجر نے ذہبی کے حوالے سے محمد بن ابی محمد کو مجہول کہا ہے[21]۔یوں یہ طریق بھی کلام سے خالی نہ ہو سکا۔

4۔اسماعیل بن عبدالرحمان السدی الکبیر عن ابی مالک او عن ابی صالح عن ابن عباس:

امام طبری نے تقریبا سو روایات اس طریق سے نقل کی ہے، لیکن سدی کے اس طریق کے ساتھ وہاں "عن مرة عن ابن مسعود" بھی ذکر ہے یعنی اکیلی ایسی کوئی روایت نہیں جس میں عن ابی مالک او عن ابی صالح عن بن عباس"ہو۔جیسا کہ صراط مستقیم کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں:"عن السدی —فی خبر ذكره — عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس و عن مرة الهمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی عليه الصلا ة و السلام:" اهدنا الصراط المستقيم " قال هو الاسلام"[22]۔ترجمہ: سدی نے- ایک مذکور حدیث میں -ابومالک سے اور ابو صالح سے، انہوں نے ابن عباس سے۔اور مرۃ ہمدانی سے انہوں نے ابن مسعود سے اور بہت سے صحابہ کرام سے روایت کی ہے: "اهدنا الصراط المستقيم "میں صراط مستقیم سے مراد"اسلام" ہے۔

تحقیق وتنقید:

سدی کبیر مختلف فیہ راوی ہے، امام احمد نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے، ابن عدی نے بھی اس کو صدوق لکھا ہے لیکن حفاظِ حدیث کی ایک بڑی تعداد نے ان کو نا قابل حجت قر اردیاہے امام لیث نے اس کو کذاب کہا ہے[23]۔اس وجہ سے یہ طریق بھی معیاری نہیں بن سکا، ابن کثیر نے اس طریق کے متعلق کہا ہے کہ اس سے ایسی چیزیں روایت ہوتی ہیں کہ ان میں غرابت ہے، امام طبری اور امام حاکم نے اگرچہ سدی مذکور کی روایت نقل کی ہیں لیکن ان کا

طریق اکیلا ابن عباس والا نہیں بلکہ "عن مرة عن مسعود وناس من الصحابة" بھی ساتھ لگا کر روایت کی ہو اسی وجہ سے علامہ سیوطی لکھتے ہیں "والحاکم یخرج منه فی مستدرکه اشیاء ویصححه لکن من طریق مرة عن ابن مسعود وناس فقط دون الطریق الاول وقد قال ابن کثیر:ان هذا الاسناد یروی به السدی اشیاء فیها غرابة"[24]۔ ترجمہ: "حاکم نے سدی کے طریق سے اپنی مستدرک میں بہت سی چیزیں نقل کی ہے اوران کی تصحیح بھی کی ہے لیکن صرف "مرۃ عن ابن مسعود وناس" کے طریق سے، نہ کہ پہلے طریق سے۔ بتحقیق ابن کثیر نے کہا ہے: اس سند سے سدی جو بہت ساری روایات نقل کرتا ہے ان میں غرابت ہے"۔

5۔ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج عن ابن عباس:

ابن عباس کے اس طریق سے بھی طبری نے کئی روایات نقل کی ہے جیسا کہ ایک جگہ لکھتے ہیں: "عن جریج قال: قال ابن عباس:(ان علمتم فیهم خیرا) قال مالا"[25]۔ ترجمہ: ابن جریج سے روایت ہے کہا: فرمایا ابن عباس نے:(ان علمتم فیهم خیرا) فرمایا: خیر سے مراد مال ہے۔

تحقیق و تنقید: یہ طریق بھی قوی نہیں ہے کیونکہ عبد الملک بن جریج ایک تو مدلس تھا جیسا کہ ابن حجر لکھتے ہیں: "قال الدارقطنی:شر التدلیس تدلیس بن جریج فانه قبیح التدلیس لا یدلس الافیما سمعه من مجروح"[26]۔ ترجمہ: دار قطنی نے فرمایا: بدترین تدلیس ابن جریج کی تدلیس ہے کیونکہ وہ بری تدلیس کرتے ہیں وہ کسی مجروح روای سے سنی روایت ہی میں تدلیس کرتے ہیں۔ دوسری طرف امام مالک نے اس کو حاطبِ لیل کہا ہے[27]۔اس وجہ ان کا یہ طریق بھی صحیح نہیں جیسا کہ محمد حسین ذہبی رقمطراز ہیں: "وقد رویت عن ابن جریج اجزاء کثیرة فی التفسیر عن ابن عباس منها الصحیح ومنها مالیس بصحیح وذالک لانه لم یقصد الصحة فیماجمع"[28]۔ ترجمہ: "بتحقیق ابن جریج سے ابن عباس کی تفسیر سے متعلق بہت سے اجزاء نقل ہوئے ہیں، ان میں صحیح بھی ہیں اور صحیح نہیں بھی ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اس مجموعے میں صحت کا خیال نہیں رکھا"۔ یہی بات ڈاکٹر رمزی نعناعہ نے بھی لکھی ہے[29]۔

6۔ الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس:

اس طریق سے بھی طبری نے کئی روایات نقل کی ہے جیسا کہ ایک جگہ روایت کرتے ہیں: "عن الضحاک عن ابن عباس فی قوله"من استطاع الیه سبیلا" قال الزاد والبعیر"[30]۔ ترجمہ: ضحاک نے ابن عباس سے اللہ کے ارشاد "من استطاع الیه سبیلا" کے متعلق روایت کی ہے فرمایا: وہ زادِ راہ اور اونٹ ہے۔

تحقیق و تنقید: یہ طریق بھی ابن عباس تک صحیح نہیں کیونکہ ضحاک بن مزاحم کا ابن عباس سے لقاء ثابت نہیں جیسا کہ سیوطی لکھتے ہیں:"وطریق الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس منقطعة فان الضحاک لم یلقه"[31]۔ ترجمہ:" ضحاک بن مزاحم کا ابن عباس سے طریق منقطع ہے کیونکہ ضحاک ابن عباس سے ملاقات نہیں کی ہے"۔ اس وجہ سے اس طریق کو بھی ناقابل اعتبار کہا گیا ہے جیساکہ علامہ ذہبی ابن عدی کے حوالے سے لکھتے ہیں:"الضحاک بن مزاحم انما عرف بالتفسیرفاما روایاته عن ابن عباس وابی هریرة وجمیع من روی عنه ففی ذالک کله نظر"[32]۔ ترجمہ: الضحاک بن مزاحم قرآن کی تفسیر میں مشہور ہیں ان کی ابن عباس ،ابوہریرۃ اور جن جن سے انہوں نے روایات لی ہیں ان سب روایات میں نظر ہے۔

7۔ عطیۃ العوفی عن ابن عباس:

اس طریق سے طبری اور ابن ابی حاتم دونوں نے روایتیں لی ہیں جیساکہ طبری لکھتے ہیں:"عن عطیة العوفی عن ابن عباس قال اذا خرج المحارب واخاف الطریق واخذ المال قطعت یده"[33]۔ ترجمہ: عطیہ عوفی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے فرمایا: جب ڈاکو نکلے ،راہ گیروں کو ڈرائے اور مال لے لیں تو اس کی ہاتھ کاٹ دی جائے گی۔

تحقیق و تنقید: ایک طرف تو عوفی کا حافظہ کمزور تھا دوسری طرف وہ مدلس بھی تھا، جیساکہ ابن حجر لکھتے ہیں:"عطیة بن سعد العوفی الکوفی تابعی معروف ضعیف الحفظ مشهور بالتدلیس القبیح"[34]۔ ترجمہ:"عطیہ بن سعد عوفی کوفی کمزور حافظہ والا ایک مشہور تابعی ہیں جو کہ قبیح تدلیس میں مشہور ہے"۔ عوفی کے بارے میں یہ رائے علامہ سیوطی کی بھی ہے[35]۔ الغرض یہ طریق بھی ضعیف ہے۔

8۔ مقاتل بن سلیمان الازدی الخراسانی عن مجاہد او عن ضحاک:

مقاتل بن سلیمان بن سلیمان سے امام ثعلبی نے بڑی روایتیں لی ہے، لیکن دوسرے مفسرین جیسے امام طبری اور ابن ابی حاتم نے ان سے کوئی روایت نہیں لی ہے، کیونکہ مقاتل بن سلیمان ایک تو عقیدۃ کی اعتبار سے مشبہ میں سے تھا اور دوسری طرف مجاہد اور ضحاک سے اس کا سماع ثابت نہیں، ان کی طرف اس کی نسبت جھوٹ ہے جیسا کہ ابن حجر لکھتے ہیں:"ابراھیم حربی نے بتایا کہ ضحاک کی وفات مقاتل بن سلیمان کی ولادت سے چار سال پہلے ہوئی ہے اور اسی طرح مجاھد سے سماع بھی ثابت نہیں، بلکہ ملاقات بھی نہیں ہوئی ہے، اس نے یہ تفسیر لوگوں سے سن کر مجاہد کی طرف منسوب کیا ہے[36]۔ اسی وجہ سے ابن حجر نے لسان المیزان میں اس کے بارے میں فیصلہ سنایا ہے کہ مقاتل متفقہ ضعیف ہے[37]۔ اور علامہ ذہبی لکھتے ہیں:" قال سفیان بن عیینة :سمعت مقاتلا

یقول:ان لم یخرج الدجال فی سنة خمسین ومائة فاعلموا انی کذاب. وقال العباس بن مصعب فی تاریخ مرو:کان مقاتل لا یضبط الاسناد.....وقال النسائی: کان مقاتل یکذب"[38]. ترجمہ: سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے مقاتل کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر دجال ایک سو پچاس ہجری میں نہ نکل آیا تو جان لو کہ میں جھوٹا ہوں۔ اور عباس بن مصعب تاریخِ مرو میں کہا ہے: مقاتل کو اسناد یاد نہیں ہوتے تھے۔۔۔ اور نسائی نے فرمایا: مقاتل جھوٹ بولتا تھا"۔ آج چودہ سو ہجری بھی گزر گیا ابھی تک دجال نہیں نکلا ہے، ان کا جھوٹا ہونا ان کے اپنے معیار کے مطابق 150 ہجرے میں ثابت ہوا ہے۔ الغرض یہ طریق متفقہ طور پر ناقابل حجت اور ناقابل اعتبار ہے۔

9۔ محمد بن السائب الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس:

اس طریق سے طبری نے تقریبا چھ روایات نقل کی ہے لیکن پھر اس طریق کے بارے خود فرماتے ہیں :"ولیست الروایة عنه من روایة من یجوز الاحتجاج بنقله"[39]۔ ترجمہ: "اس کی روایت ان لوگوں کی روایات میں سے نہیں جن کے نقل سے استدلال جائز ہے"۔ اور ابن عباس کی طرف منسوب تفسیر "تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس" مکمل اسی سند سے مروی ہے جس کا ذکر فیروز آبادی نے اس کے ابتداء ہی میں کیا ہے[40]۔

تحقیق و تنقید:

ابن عباس کے مشہور طرق میں اس کو سب سے کمزور بلکہ موضوع ہی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ سیوطی لکھتے ہیں: "ابن عباس کے طرق میں سے سب سے کمزور طریق "کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس" ہے[41]۔ علامہ ذہبی نے خود ابی صالح اور کلبی دونوں سے اس طریق کا جھوٹ اور ناقابلِ اعتبار ہونا روایت کی ہے جیسا کہ لکھتے ہیں: "قال سفیان قال الکلبی: قال لی ابوصالح: انظر کل شیئ رویت عنی عن ابن عباس فلا تروه.....عن سفیان قال لی الکلبی کل ماحدثتک عن ابی صالح فهو کذب"[42]. ترجمہ: "سفیان نے کہا: کلبی نے کہا کہ مجھے ابو صالح نے کہا: دیکھے کہ جو چیز آپ نے میرے ذریعے ابن عباس سے روایت کی ہے اس کی روایت مت کریں۔۔۔ سفیان نے فرمایا: مجھ سے کلبی نے کہا: جو میں نے آپ کو ابو صالح سے بیان کیا وہ جھوٹ ہے"۔ الغرض یہ طریق بالکل ناقابل اعتبار ہے، بلکہ سلسلة الکذب ہے۔ اس وجہ سے تمام نقادِ حدیث نے اس کو مسترد کیا ہے۔

خلاصہ بحث:

ابن عباس سے تو بہت زیادہ طریق سے تفسیری روایات منقول ہیں حتی کہ ایک مشہور تفسیر بنام "تفسیر المقبا س من تفسیر ابن عباس" کے نام سے ان کی طرف منسوب ہے،ان روایات کثیرۃ میں صرف چند کو ثابت اور درست قرار دیا گیا ہے باقی یا تو متکلم فیہ یا ضعیف یا موضوع ہیں،ان غیر درست روایات کو ممتاز کرنے کے لیے ان کے مشہور طرق کا جائزہ لیا گیا ہے،تاکہ اردو میں نقلی تفسیر پڑھتے وقت ان روایات کا معیار سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے،ان کا مختصر جائزہ یہ ہے کہ پہلے تین طرق یعنی طریق "معاویۃ بن صالح عن علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس"، قیس بن مسلم عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس" اور " قیس بن مسلم عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس" اگرچہ متکلم فیہا ہیں، لیکن ان متذکرہ طرق میں سب سے بہتر قرار دیے گئے ہیں،اور ان کے بعد کے چار طرق "اسماعیل بن عبد الرحمان السدی الکبیر عن ابی مالک او عن ابی صالح عن ابن عباس"، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج عن ابن عباس"، الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس" اور " عطیۃ العوفی عن ابن عباس" ضعیف ہیں اور آخر کے دو طرق "مقاتل بن سلیمان الازدی الخراسانی عن مجاہد او عن ضحاک" اور "مقاتل بن سلیمان الازدی الخراسانی عن مجاہد او عن ضحاک" تو موضوع اور ناقابل اعتبار ہیں۔

References on page 199

1. Al sayoti, Jalal uddin, al Itqan fi Uloom al Quran, al hayatul misria al A'ama lil kutub, Egypt, 1974, 4/239
2. Ibn Abdul Bar Abu Umer Yousuf, al Istia'yab fi ma'riftul ashab, darul jail, Beirut, 1992, 3/933,934
3. Ibn e Hajar Ahmad bin Ali, nuzhatul Nazar fi tawzih nakhbatul fikar, Riyadh, 1422h, pp. 37
4. Al Qiyama:18
5. Al Tibari, Abu Jafar Muhammad bin Jurir, Jamia' al Bayan fi T'awil al Quran, Mossasat al risalat, 2000, 1/95
6. Ramzi Nua'nama, al Israiliat wa asariha fi kutub al tafseer, darul qalam, Damishq, 1970, pp.123
7. Abdul Aziz bin Marzooq, al Tahjil fi takhrij malam yakhruj, maktaba al rushd, Riyadh, 2001, pp.231
8. Sabihi Ibrahim al Salih, Uloom al Hadith wa mustaliho, Darul Ilm lil malaeen, Beirut, 1/368
9. Al itqan fi uloom al Quran, 4/237
10. Al zahabi, Shams uddin, mizanul ia'tidal fi naqad al rijal, darul ma'rifa lil taba'a wa al nashar, Beirut, 1963,pp. 3/134
11. Ibn Abi Hatim abdul Rehman, tafseer ibn e Abi Hatim, Maktaba nazar, KSA, 1419h, 2/691

12. Uloom al hadith wa mustaliho, 1/368
13. Al sayoti, Jalal uddin, al Itqan fi Uloom al Quran, al hayatul misria al A’ama lil kutub, Egypt, 1974, 4/239
14. Shams uddin al zahabi Abu Abdullah, Siar al Aa’laam al nabla, moassasa al risalat, 9/191
15. Ibid
16. Abu Saeed al A’laee, al Mukhtalitin , maktaba al khanji, Cairo, 1996,pp. 83
17. Mizan al ia’tidal: 3/71
18. Tafseer al Tibari, 1?269
19. Ramzi Nua’nama, al Israiliat wa asariha fi kutub al tafseer, darul qalam, Damishq, 1970, pp.123
20. Mizan al ia’tidal: 3/71
21. Al A’asqalani, Ibn Hajar, Tahizin al tahzib, Dairatul ma’arif al nizamia, India, 1326h, pp.9/433
22. Tafseer al Tibari, 1/175
23. Mizan al ia’tidal: 3/71
24. Al sayoti, Jalal uddin, al Itqan fi Uloom al Quran, al hayatul misria al A’ama lil kutub, Egypt, 1974, 4/239
25. Tafseer al Tibari, 19/169
26. Al A’asqalani, Ibn Hajar, t’a’rif ahal al tanqis bi maratib al mosofin, maktaba al manar, 1983, pp.41
27. Al Khatib al bughdadi, Tarikh Bughdad, darul kutub al ilmia, Beirut, 1417h, pp.10/403
28. Muhammad Husain Zahabi, al tafseer wa al mufassiroon, maktaba wahba, Cairo, 1990,pp. 143
29. Ramzi Nua’nama, al Israiliat wa asariha fi kutub al tafseer, darul qalam, Damishq, 1970, pp.123
30. Tafseer al Tibari, 6/38
31. Al sayoti, Jalal uddin, al Itqan fi Uloom al Quran, al hayatul misria al A’ama lil kutub, Egypt, 1974, 4/239
32. Mizan al ia’tidal ,pp. 2/326
33. Tafseer al Tibari, 10/260
34. Al A’asqalani, Ibn Hajar, t’a’rif ahal al tanqis bi maratib al mosofin, maktaba al manar, 1983, pp.41
35. Al sayoti, Jalal uddin, al Itqan fi Uloom al Quran, al hayatul misria al A’ama lil kutub, Egypt, 1974, 4/239
36. Al A’asqalani, Ibn Hajar, Tahizin al tahzib, Dairatul ma’arif al nizamia, India, 1326h, pp.9/433
37. Al A’asqalani, Ibn Hajar, Lisan al Mizan, Moassasa al ilmi, Beirut, 1971, 7/397
38. Mizan al ia’tidal ,pp. 2/326

39. Tafseer al Tibari, 1/66
40. Al Feroz Abadi, Majdud din Muhammad bin Yaqoub, Tanweer ul Maqbas min Tafseer Ibn e Abbas, Darul Kutub ul Ilmiya, Labnan, pp. 2.
41. Al sayoti, Jalal uddin, al Itqan fi Uloom al Quran, al hayatul misria al A'ama lil kutub, Egypt, 1974, 4/239
42. Mizan al ia'tidal ,pp.3/556,557